امام احمد رضا اور نظریہ روشنی (ڈاکٹر محمد مالک)

آج سائنسی ترقی اپنے عروج پر ہے۔نت نئی دریافتیں، ایجادات اور جدید ٹیکنالوجی کی کرشمہ سازیاں سامنے آرہی ہیں۔تسخیر کائنات کے حوالے سے قرآن حکیم کی صداقت اور غلبہ اسلام کی حقانیت کو پوری دنیا میں تسلیم کیا جارہا ہے۔جو مسلم امہ کے لئے قابل فخر ہے۔"قرآن اور ایٹمی پروگرام" کے بعد ہمارا موضوع سخن نظریہ روشنی ہے مختصراً جائزہ اس بات کا ثبوت ہوگا کہ موجودہ صدی میں مسلم مفکرین، سائنسدانوں نے اسلامی سرحدوں کی پاسداری کرتے ہوئے نئی نسل (New Generation) کو تحقیق کی راہ پر گامزن رہنے کو مقصد حیات بتایا اور علم کی روشنی سے روشناس کرایا تا کہ تحقیقی دنیا کا ارتقائی سفر جاری رہے۔

قابل غور بات یہ ہے کہ جابر بن حیان اور البیرونی (973-1048) کے بعد موجودہ صدی میں دینی علوم و جدید سائنسی خدمات کا سہرا ایک ایسی ہستی کے سر پر ہے جس نے اپنے 65 سالہ دور حیات میں علمی تحقیقات کو بام عروج پر پہنچایا اور علمی دنیا میں ایک انقلاب برپا کردیا اور خداداد صلاحیتوں سے اپنی تحقیقی قابلیتوں کا لوہا منواتے ہوئے اقبال کے شاہین میں ایک ایسی روح پھونکی کہ یونیورسٹی فورم پر جامعات (Univirsity) امام احمد رضا کی تحقیقی خدمات پر ایم فل اور پی ایچ ڈی (M.phil & p.h.D) کی اعلیٰ ڈگریاں دے کر اسے اپنے لئے اعزاز سمجھتی ہیں۔اور آج اس ہستی کے علمی تبحر کا چرچا آفتاب نصف النہار کی طرح یوں درخشاں و تابندہ ہے کہ اب تک دنیا کی تقریباً 30 یونیورسٹیوں میں مفکر اسلام امام احمد رضا خان (1856-1921) کی علمی و تحقیقی خدمات پر سب سے زیادہ ایم فل اور پی ایچ ڈی کی ڈگریاں ایوارڈ کی جاچکی ہیں اور ہنوز یہ سلسلہ جاری ہے۔جس پر مغربی دنیا محو حیرت اور عالم اسلام کا سر فخر سے بلند ہے۔اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے اعلیٰ حضرت امام احمد رضا محدث بریلوی علیہ رحمہ علمی دنیا میں سبقت لے گئے ہیں سو سے زائد علوم پر کامل مہارت اور ہزار سے زائد تصانیف اس کا کھلا ثبوت ہیں۔فاذکرونی اذکرکم (ترجمہ تم میرا ذکر بلند کرو میں تمہارا چرچا کروں گا) مصدق اس ہمہ جہت شخصیت کو انٹرنیشنل دانشور اور جدید اسکالرز، (ڈاکٹرز، پروفیسرز، جسٹس صاحبان، فقہا عرب و عجم اور عالمی سائنسدان ڈاکٹر عبدالقدیر خان) نے خراج تحسین پیش کیا ہے۔اور آج تقریباً پوری دنیا میں رب تعالیٰ کی اس انعام یافتہ و بحر العلوم شخصیت کی تحقیقی خدمات کو عام کرنے کے لئے ادارے، اکیڈمیاں اور ریسرچ سینٹر مصروف عمل ہیں۔

روشنی (Light) کیا ہے؟ روشنی کی ماہیت (Nature of Light) اور نظریات و قوانین (Theories & laws of Light) کو سمجھنے کے لئے مختلف ادوار میں مختلف عالمی سائنسدانوں اور مفکرین کے تخلیقی و تحقیقی خدمات کے حوالے سے ان کے نام کیے جاتے ہیں۔ (Famous firsts in light theory)

۱۔ابوالحسن ابن الہیثم (965-1039)	۲۔ہائیگنز (1629-1665)
۳۔نیوٹن (1642-1727)	۴۔تھامس ینگ (1801)
۵۔میکسویل (جرمن) (1865)	۶۔مورلے (امریکہ) (1931)
۷۔مائکلس (امریکہ) (1852)	۸۔میکس پلانک (1857-1947)
۹۔سنیل SNELL (1591-1621)	۱۰۔البرٹ آئن سٹائن (1897-1987)
۱۱۔لوئس ڈی بروگلی (فرانس) (1872-1987)	۱۲۔اعلیٰ حضرت امام احمد رضا محدث بریلوی (ایشیا) (1856-1921)

www.AlahazratNetwork.org

نظریہ روشنی سے متعلق یہاں پر میں علمی و تحقیقی دنیا کے شہسوار مفکر اسلام اعلیٰ حضرت امام احمد رضا محدث بریلوی رحمۃ اللہ علیہ (1856-1921) کی تخلیقی کاوشوں کا ذکر کرنا چاہوں گا تا کہ اقبال کا شاہین علمی دنیا میں اسلاف کے نقش قدم پر چل کر رواں دواں رہے۔ امام احمد رضا نے اپنے تخلیقی ذہن سے نظریہ روشنی کے جن موضوعات پر بحث کی ہے حسب ذیل ہیں۔

۱۔ روشنی کا انعکاس(Reflection of Light) ۲۔ روشنی کا انعطاف(Refraction of Light)

۳۔ کلی داخلی انعکاس(Total Internal Reflection) ۴۔ روشنی کے نظریات(Theories of Litght)

۵۔ روشنی کے قوانین(Laws of Light) ۶۔ جیومیٹرک آپٹکس(Geomertic Optics)

۷۔ Atmospheric Refraction ۸۔ Rawy of Litght & Formation, Image Reversal

۹۔ انعکاس و انعطاف کی بنا پر الٹراساؤنڈ مشین کا فارمولا (-on of Ultra Sound formulati Mechine on the basis of reflection and refraction of Light Piezolectric Phenomenon- Transmission & Reflection) بحوالہ :(فتاویٰ رضویہ جلد سوم 26-27۔ الدقۃ والبتیان الصمصام، الکلمہ الملھمیہ)

اب میں امام احمد رضا کی تصانیف میں سے نظریہ روشنی سے متعلق چند اصل عبارتیں کوڈ کرتا ہوں تا کہ ماہرین مزید تحقیق کے لئے قلم اٹھا سکیں۔ چنانچہ فتاویٰ رضویہ جلد سوم (جدید ایڈیشن) صفحہ 240 پر رقمطراز ہیں:

"شفیف اجرام کا قاعدہ ہے کہ شعاعیں ان پر پڑ کر واپس ہوتی ہیں اور آئینہ میں اپنی اور اپنے پس پشت چیزوں کی صورت میں نظر آتی ہیں کہ اس نے اشعہ بصر کو واپس پلٹایا واپسی میں نگاہ جس جس چیز پر پڑی نظر آئی گمان ہوتا ہے کہ وہ صورتیں آئینے میں ہیں حالانکہ وہ اپنی جگہ ہیں نگاہ نے پلٹنے میں انہیں دیکھا ہے لہذا آئینہ میں داھنی جانب بائیں معلوم ہوتی ہے اور بائیں داھنی ولہذا شئے آئینے سے جتنی دور ہو اسی قدر دور دکھائی دیتی ہے اگر چہ سوگز فاصلہ ہو حالانکہ آئینہ کا دل جو بھر ہے سبب وہی ہے کہ پلٹتی نگاہ اتنا ہی فاصلہ طے کر کے اس تک پہنچتی ہے۔ اب برف کے یہ باریک متصل اجزا کہ شفاف ہیں نظر کی شعاعوں کو انہوں نے واپس پلٹتی شعاعوں کی کرنیں ان پر چمکیں اور دھوپ کی سی حالت پیدا کی جیسے پانی یا آئینے پر آفتاب چمکے اس کا عکس دیوار پر کیسا سفید براق نظر آتا ہے۔

امام احمد رضا سراب (mirage) کو جدید سائنسی انداز میں(Total internal reflectin) کے حوالے سے یوں بیاں کرتے ہیں۔ ''زمین شور میں دھوپ کی شدت میں دور سے سراب (mirage) نظر آنے کا بھی یہی باعث ہے خوب چمکتا، جنبش کرتا پانی دکھائی دیتا ہے کہ اس زمین میں اجزائے صقیلہ شفافہ دور تک پھیلے ہوتے ہیں نگاہ کی شعاعیں ان پر پڑ کر واپس ہوئیں اور شعاع کا قاعدہ ہے کہ واپسی میں لرزتی ہے اور شعاعوں کے زاویے یہاں چھوٹے تھے جبکہ ان کی ساقیں طویل ہیں کہ سراب دور ہی سے متخیل ہوتا ہے اور وتر اسی قدر ہے جا کر ملیں گے زاویہ خورد تر بنے گا۔''

آگے چل کر (Law of Refliction of Light) کو یوں بیان کرتے ہیں۔

''اور زاویائے انعکاس ہمیشہ زاویائے شعاع کے برابر ہوتے ہیں۔ اشعہ بصر یہ اتنے ہی زاویوں پر پلٹتی ہیں جتنوں پر گئی تھیں ان دونوں امر کے اجتماع سے نگاہیں کہ اجزائے بعیدہ صقیلہ پر پڑی تھیں لرزتی جھل جھل کرتی چھوٹے زاویوں پر زمین سے ملی ملی پلٹیں لہذا چمک دار پانی جنبش کرتا متخیل ہوا'' واللہ تعالیٰ اعلم۔

عالم اسلام کے مفتی اعظم، مجدد زماں، مفکر اسلام اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان محدث بریلوی رحمۃ اللہ علیہ نے فتاویٰ رضویہ جلد 26 صفحہ نمبر 475-76 پر

www.AlahazratNetwork.org

پادری کا جواب دیتے ہوئے رسالہ "الصمصام" میں جب رب تعالیٰ کی (Supermacy) اور اسلام کی بالادستی کو برقرار رکھتے ہوئے الٹراساؤنڈ مشین کا فارمولا انعکاس نور، انعطاف نور (Reflection & Refraction of Law) اور فزیکل آپٹکس (Physical Optiks) کے تحت بیان فرمایا ہے جو آج کل جدید سائنس کی رو سے (Piezoelectric Phenomenon-Tran-smission & Reflection) کہلاتا ہے چنانچہ رقم طراز ہیں:

"اور عجائب صنع الٰہی جلت حکمت سے یہ بھی محتمل کہ کچھ ایسی تدابیر القا فرمائی ہوں جن سے جنین (Fetus) مشاہدہ ہی ہو جاتا ہو مثلاً بذریعہ قواسر پانچوں حجابوں میں بقدر حاجت کچھ توسیع و تفریح دے کر روشنی پہنچا کر کچھ شیشے ایسی اوضاع پر لگائیں کہ باہم تادیہ عکوس کرتے ہوئے زجاج مقترب پر عکس لے آئیں یا زجاجات متخالفۃ ایسی وضعیں پائیں کہ اشعہ بصریہ کو حسب قاعدہ مقررہ علم مناظر انعطاف دیتے ہوئے جنین (Fetus) تک لے جائیں"۔

کام کی باتیں

(سعدیہ سلیم)

گلے کا درد: گلے کے درد میں ایک پیاز کو کچل کر زور زور سے سونگھیں، گلے کے درد میں کمی آجائے گی۔

دانت کا درد: دانت کے درد میں امرود کی پتیاں چبائیں یا ان کا کاڑھا بنا کر صبح و شام غرارے کریں، درد جاتا رہے گا۔

دردسر: سر میں شدید درد ہو تو گرم جلیبی پر پسی ہوئی کالی مرچ چھڑک کر کھانے سے فائدہ ہوتا ہے۔

بالوں کی خشکی: ناریل کے تیل میں لیموں کا رس ذرا سا ملا لیجئے اور اس پر اس کی مالش کیجئے چند روز میں ہی بالوں کی خشکی ختم ہو جائے گی۔

سیاہ حلقے: ایک بڑا آلو اچھی طرح دھو کر چھیل لیں اور پھر اسے اسٹیل کے پیالے میں رکھ کر کوٹ لیں۔ اس کوٹے ہوئے کچے آلو کو دو حصوں میں تقسیم کر کے الگ الگ ململ کے کپڑے میں ڈال کر پوٹلی بنالیں۔ پھر ان دونوں پوٹلیوں کو آنکھ پر رکھ کر پندرہ بیس منٹ تک لیٹ جائیں پھر ان کو ہٹا لیں، اس عمل سے آنکھوں میں تازگی آجائے گی اور آنکھوں کے گرد پڑے ہوئے سیاہ حلقے بھی غائب ہو جائیں گے۔ ہفتے میں ایک بار یہ عمل ضرور کریں۔

جھڑتی پلکیں: کمزوری یا کسی اندرونی بیماری کے سبب اکثر خواتین کی پلکوں کے بال جھڑنے لگتے ہیں۔ ایسی صورت میں شہد میں کبوتر کی بیٹ ملا کر لیپ کرنے سے پلکوں کا گرنا بند ہو جاتا ہے۔

کالی کھانسی: کالی کھانسی کے لئے ناریل کا تیل استعمال کرنا چاہئے۔ یہ کالی کھانسی کی شدت کو بہت کم کر دیتا ہے۔

تیز نظر: اگر نظر کمزور ہونے لگے تو نیم کے پھولوں کو سائے میں خشک کر لیں اور پھر ان میں قلمی شورہ ملا کر اچھی طرح کھرل کر کے سرمہ بنالیں۔ روزانہ صبح و شام یہ سرمہ آنکھوں میں لگائیں، کھرل کرنے کے بعد باریک کپڑے سے چھان لینا ضروری ہے۔

گیس اور قبض: گیس اور قبض ہونے کی صورت میں پتوں والی مولی کو دھو کر چھوٹے چھوٹے قتلے کاٹ لیں پھر اس میں شہد ملا کر کھالیں ایک ہفتے میں ہی گیس اور قبض کی تکلیف سے نجات مل جائے گی۔

www.AlahazratNetwork.org